ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کلاس واقفین نو 8 ردسمبر 2012ء ہیمبرگ جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پروگرام تو بڑا اچھا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ سمجھ کم لوگوں کو ہی آئی ہوگی کیونکہ اُردو میں سمجھ نہیں آتی۔ پہلی بات تو یہ کہ جو تلاوت کی گئی ہے اس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی مثال بچپن کی دی گئی کہ انہوں نے اپنے ابا یعنی باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میری قربانی کرو اسی طرح کردو۔ اب یہ قربانی کا جذبہ ہر بچے میں اس وقت پیدا ہوسکتا ہے جب آپ لوگ کچھ تھوڑی سی تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ: کن کن بچوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کہانی پڑھی ہے۔ اس پر بچوں نے ہاتھ کھڑے کیے تو حضور انور نے فرمایا۔ چار پانچ نے پڑھی ہے تو پتہ کیا لگے گا۔ بہر حال پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت وقف نَو کے لئے مرکزی طور پر مَیں نے ''اسماعیل'' نام سے رسالہ شروع کروایا ہے اور اس کا اسماعیل نام اسی وجہ سے رکھا ہے۔ اب تو اس کا تیسرا ایڈیشن بھی آرہا ہے۔ وہ رسالہ یہاں آنا چاہئے اور اس کے مضامین منگوا کر یہاں بھی شائع کرنا چاہئے۔ آدھا حصہ جرمن زبان میں اور باقی حصہ اُردو زبان میں شائع ہوتا کہ اِن بچوں کو بھی پتہ لگے کہ واقفین نو کی کیا اہمیت ہے۔ یہ رسالہ صرف U.K کے لئے نہیں بلکہ مَیں نے کہا ہے کہ ساری دنیا کو بھیجا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جو سارا آج پروگرام تھا پہلے تو قرآن کریم کی تلاوت تھی اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر ہے خاص طور پہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر ہے۔ پھر حدیث پیش ہوئی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حال تو یہ ہے جس طرح ایک انسان ایک مسافر پیدل جارہا ہو سفر کر رہا ہو۔ آج کل تو سفر کے بہت ذریعے ہیں کار میں بیٹھ جاتے ہو جہاز میں بیٹھ جاتے ہو، ٹرین پر بیٹھ جاتے ہو پرانے زمانے میں یا گھوڑوں پر سفر کرتے تھے یا اونٹوں پر سفر کرتے تھے اور وہ بھی ریگستان میں دور دور تک درخت کوئی نہیں ہوتا تھا۔ عربوں کی یہی مثال دی ہے کہیں درخت نظر آجاتا تھا سایہ ہوتا تھا تو وہاں سفر کرتے کرتے اس سائے میں بیٹھ کے ستا لیتے تھے۔ تمہارے یہاں سردیاں ہوں برف پڑ رہی ہو تو ہیٹنگ آن کر لیتے ہو۔ گرمیاں آئیں تو ایئر کنڈیشن آن ہو جاتے ہیں پنکھے چل جاتے ہیں لیکن اس زمانہ میں پنکھے نہ تھے تو اُس زمانہ کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ دیکھو تم سفر کر رہے ہو دھوپ تیز ہو Desert (صحراء) ہو ریت کی گرمی ہو اور تم تھکے ہوئے ہو تو جب کوئی درخت نظر آتا ہے تو اس کے سائے کے نیچے تھوڑا سا آرام کرتے ہو پھر چل پڑتے ہو۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تو ایسے ہے میں تو دنیا کی جو چیزیں ہیں دنیا کے آرام اور آسائشیں ہیں سہولتیں ہیں ان سے میرا کوئی تعلق نہیں اس لئے مَیں تو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے دنیا میں آیا ہوں۔ انسان کو محبت و پیار سکھانے کے لئے دنیا میں آیا ہوں اور یہ میرا مسلسل سفر ہے۔ رات کو سوتا ہوں آرام کرتا ہوں دوپہر کو بیٹھتا ہوں تو یہ اسی طرح ہے جس طرح ایک مسافر چلتے چلتے تھوڑی دیر درخت کے نیچے آرام کرے اور پھر آگے روانہ ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو یہ چیزیں ذہن میں رکھنی چاہئیں اور جب یہ چیزیں یاد آئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنی جان کو لوگوں کی ہدایت کے لئے ہلکان کیا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ہلاک نہ کر اپنی جان کو کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت ہوگئی تھی اور آپ کی یہ خواہش تھی کہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ کو ماننے والی ہو جائے۔ عبادت کرنے والی ہو جائے نمازیں پڑھنے والی ہوجائے بتوں کو چھوڑ دے تو اس کی خاطر بے چین ہوتے تھے دعائیں کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ کسی کو ہدایت دینا میرا کام ہے، تمہارا کام صرف تبلیغ کرنا ہے۔ ہاں بے شک تبلیغ کرو لیکن اتنی بھی فکر نہ کرو کہ اپنے آپ کو ہلاک کرلو، مار ہی لو کہ یہ کیوں مسلمان نہیں ہوتے۔

حضور انور نے فرمایا: تو یہ اب واقفین زندگی کا بھی کام ہے۔ تمہاری خاص پرسنٹیج (Percentage) ایسے لوگوں کی ہونی چاہئے جو جامعہ میں جانے والے ہوں مبلغین بھی بنیں۔ ایک تو عمومی طور پہ واقفین زندگی ہیں واقفین نَو ہیں جس میں سے انجینئر بھی بن رہے ہیں ڈاکٹر بھی بن رہے ہیں، لائرز بھی بن رہے ہیں لیکن کچھ لوگ جامعہ میں جانے والے ہونے چاہئیں۔ اب آہستہ آہستہ جامعہ میں جانے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے جب کہ مبلغین کی ہمیں زیادہ سے زیادہ تعداد چاہئے۔ جرمنی میں کتنے شہر ہیں؟ کتنے قصبے ہیں؟ ہزاروں میں ہوں گے۔ اب ہر جگہ ایک مبلغ بھیجنا ہو تو ہم نہیں بھیج سکتے ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس مبلغ ہیں۔ ایک ریجن میں ایک مبلغ بیٹھا ہوتا ہے۔ ہیمبرگ میں مبلغ ہیں تو سارے علاقے کو کور کر رہے ہیں حالانکہ یہاں سے مہدی آباد Nahe تک جاؤ تو تین شہر راستہ میں آجاتے ہیں۔ ہر جگہ ایک مربی بیٹھنا چاہئے مبلغ ہونا چاہئے اور صرف جرمنی نہیں ساری دنیا کا ہمارا میدان ہے۔ کوشش کرو کم از کم 20 فیصد جو واقفین نَو میں وہ جامعہ میں جانے والے ہوں۔ اس طرح ڈاکٹر ہیں ان کی بھی ایک خاص پرسنٹیج ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ تمہارے میں سے ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو دین کا علم حاصل کریں اور دین کا علم حاصل کر کے پھر اس کو اپنے اپنے علاقے میں پھیلائیں یا ویسے تبلیغ کریں۔ تو یہ تبلیغ کا ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سپرد ہے۔ اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ نہیں تو آٹھ دس لڑکے ہر سال جامعہ میں آتے ہیں تو فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھا گیا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور وفاداری کی مثال دی گئی ہے کہ سب سے بڑی چیز وفاداری ہے۔ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ۔ ابراہیم وہ تھا جس نے وفا کی۔ وفا کیا ہے؟ وفا یہ ہے کہ جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرو۔ وفا یہ ہے کہ اب اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا اتنا بڑا انعام ہے۔ مَیں نے بتایا ہے کہ پرانے زمانے میں نہ کوئی سہولت تھی نہ کوئی پانی ہوتا تھا، نہ بجلی تھی۔ نہ پنکھا تھا۔ نہ ہیٹنگ تھی سردی ہے تو اس میں آگ جلانی پڑتی تھی لکڑیاں اکٹھی کر کے اگر وہ بھی مل جائیں اور گرمیاں ہوں تو جیسا بھی پانی ملے وہ بڑی نعمت لگا کرتی تھی۔ آج کل اتنا سب کچھ ہے اللہ تعالیٰ سے وفاداری کا تقاضا ہے کہ ان نعمتوں کا بھی شکر ادا کرو۔ اور سب سے زیادہ ہر احمدی کو ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے اور یہ وفاداری واقفین نو کی یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی کبھی نہ بھولیں۔ پھر جس مقصد کے لئے ماں باپ نے وقف کیا ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے یہاں کی سہولتوں کو، آرام کو آسائش کو دیکھ کے بھول نہ جائیں کہ ہمارے کچھ اللہ تعالیٰ سے وعدے بھی ہیں ان کی وفا کرنی ہے۔ بلکہ ہر جو سہولت ملتی ہے، ہر آرام جو تم دیکھتے ہو، پڑھائی میں اگر اچھے ہو سکولوں میں پڑھ رہے ہو، تعلیم میں آگے جا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا مزید شکر کرتے ہوئے دین کی طرف زیادہ لگاؤ ہونا چاہئے بجائے اس کے کہ دنیا کی طرف لگاؤ ہو۔ واقفین زندگی کی سب سے بڑی چیز وفا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر نظم بھی یہاں پڑھی گئی جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے کہا کہ زمانے کے حالات جو ہیں بڑے مشکل ہیں۔ آپ کی ایک اور نظم ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ۔

جدھر دیکھو ابر گنہ چھا رہا ہے
گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے

پس اتنا زیادہ گناہ ہے دنیا میں، میڈیا ہے، انٹرنیٹ ہے، ٹی وی کے پروگرام ہیں، چیٹنگ ہے، ویب سائیٹس ہیں، Facebook ہے اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں ان سب میں نیکی کی کم تعلیم ہوتی ہے گناہوں کی زیادہ باتیں ہوتی ہیں۔ تو ان چیزوں سے خود بھی بچنا اور دوسروں کو بچانا واقفین نَو کا کام ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ شیطان ایک عرصے سے حکمران ہو رہا ہے۔ اب تمہارا کام ہے جو احمدی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے اس شیطان سے اپنے آپ کو بھی بچاؤ اور دنیا کو بھی بچاؤ۔ یہ بہت بڑا کام ہے بہت بڑی ذمہ داری ہے جو واقفین نَو کی لگائی گئی ہے۔ پھر واقفین نَو کے حوالہ سے جو باقی مضامین ہیں مختصر یہ کہ ہر واقف نَو یہ عہد کرے کہ مَیں نے ایک تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ وفا کرنی ہے اور وفا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے مجھے پیدا کیا ہے وہ کیا ہے۔ اس کی عبادت کرنا۔ کبھی اپنی پانچ نمازیں نہیں چھوڑنی۔ میرے سامنے جتنے بچے بیٹھے ہوئے ہیں دس سال سے بڑی عمر کے ہیں۔ جو چھوٹے سے چھوٹا ہے وہ بھی دس سال سے اوپر ہے۔ اور دس سال کی عمر وہ ہے جس میں نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔ اور اس میں تو کوئی رعایت نہیں ہے بلکہ دس سال کے بعد سختی کرنے کا حکم ہے ایک دو سال تک ماں

باپ کوئی ایک آدھ چپیڑ مار بھی دیں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی تو برداشت کرلیا کرو۔ اور جو جوان ہیں انہیں خود ہوش ہونی چاہئے۔ بارہ سال کے جو ہو جاتے ہیں پانچ نمازیں جو فرض ہیں ان کو پڑھنا ضروری ہے۔ سکول میں جاتے ہو آجکل سردیاں ہیں اور وقت نہیں ملتا یا تو سکول والوں سے کہو کہ ایک ڈیڑھ بجے جو بریک ہوتی ہے اس میں وقت دے دیں کہ ہم نماز پڑھ لیں۔ سکول میں دونوں نمازیں جمع کرلیا کرو کیونکہ ساڑھے تین پونے چار کے بعد تو نماز کا وقت ہی نہیں رہتا۔ اس لئے نمازوں کو کبھی نہ چھوڑو۔ پانچوں نمازیں پوری پڑھنی ہیں۔ دوسرے وفا کا تقاضا ہے کہ دین کا علم سیکھو اور دین کا علم قرآن کریم پڑھنے سے آتا ہے جو بڑے ہو گئے ہیں وہ بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہئے جب تک آپ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرلیں۔ کم از کم ایک رکوع ہر روز پڑھا کریں۔ چاہے تھوڑا وقت ہی ہو۔ پھر وفا کا تقاضا یہ ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے ان سے ایک مضبوط تعلق پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمام دنیاوی رشتوں سے زیادہ میرے سے رشتہ محبت پیدا کرو۔ اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ آپ کی کتابیں پڑھو۔ جو کتابیں جرمن میں ترجمہ ہو گئی ہیں ان کو پڑھو، جو نہیں ہیں وہ ماں باپ سے کہو کہ پڑھ کر سنائیں۔ تمہارے ساتھ ساتھ ماں باپ کو بھی پڑھنے کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ بہت خوبصورت بات کہی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ شخص ہیں جن پر فرشتے اترتے تھے اور آپ کی کتابیں وہ ہیں جو اس طرح فرشتوں کی راہنمائی میں لکھی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں مکمل کی گئیں۔ آپ پر فرشتے اترتے تھے اور جو لوگ ان کو پڑھتے ہیں اگر سنجیدہ ہو کر پڑھیں تو ان پر بھی فرشتے اترنے لگ جاتے ہیں یعنی ان کو نیکیوں کی طرف تلقین کرتے ہیں۔ پس جو اثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتابوں کا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ بڑے ہو گئے ہیں 15,16,18 سال کے۔ پھر وقف نو کا کورس کرلینا اور اس میں بھی 50% بچوں میں 50 فیصد کورس کرلینا یہ تو کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو سو فیصد کورس مکمل کرنا چاہئے۔ اور وہ معمولی سا کورس ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھیں۔ قرآن کریم کی کمنٹری ہے۔ انگلش جن کو پڑھنی آتی ہے وہ انگلش میں 5 Volum کمنٹری پڑھیں۔ چھوٹے بچے جو ہیں وہ ترجمہ سیکھنے کی کوشش کریں۔ مَیں نے وقف نو UK کے اجتماع میں کافی ساری ہدایات دی تھیں وہ بھی جرمن میں اور اُردو میں پرنٹ کروا کر آپ کو سامنے رکھنے چاہئیں۔ دو مختلف اجتماعوں میں ہدایات دے چکا ہوں۔ پس ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ چھوٹے بچے بھی، بڑے بھی جس طرح آپ بڑے ہوتے جا رہے ہیں آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ وفا کا معیار جو ہے وہ بڑھتا چلا جانا چاہئے۔

✿......ایک واقف نو طلحہ احمد بٹ نے عرض کیا کہ دو باتیں بتانی تھیں۔ پہلی یہ کہ حضور کا شکریہ ادا کرنا تھا۔ حضور جرمنی آئے ہیں اور ہمیں اس کلاس کا موقع دیا ہے۔ مجھے بہت ہی خوشی ہو رہی ہے۔ ہمیں آپ کا چہرہ دیکھ کر آپ کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

دوسری بات یہ کہ باہر سردی ہے آپ اپنا لباس گرم رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:- جزاک اللہ۔

حضور کے دریافت فرمانے پر طلحہ احمد نے بتایا کہ وہ 16 سال کا ہے۔ والد کا تعلق جہلم سے ہے اور والدہ کا ربوہ سے۔ اس وقت میں Gymnasium جا رہا ہوں اور آئندہ میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:- ماشاء اللہ۔ ڈاکٹر بننے کے لئے کیمسٹری اور بائیالوجی میں دلچسپی ہونی چاہئے۔

ایک بات تو تمہارے اپنے لئے ہے اگر تم عمل کرو تو تمہارا فائدہ ہوگا۔ دوسری بات میرے لئے مَیں عموماً عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

✿......ایک بچے کی طرف سے یورپین پارلیمنٹ میں کئے جانے والے خطاب سے متعلق سوال پر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:- مَیں خطاب کرنے کے بعد نکل کر سیدھا جرمنی میں آ گیا۔ بہرحال اب تأثرات آئیں گے وہ ہمارا پریس سیکشن بھی شائع کرے گا یا اپنی پریس ریلیز میں دے دے گا۔ ماجد صاحب رپورٹ تیار کر رہے ہیں بعد میں لکھیں گے اگر اُردو پڑھنی آتی ہے تو الفضل میں پڑھ لینا اور اگر نہ پڑھنی آتی ہو تو کسی سے سن لیں۔ لیکن بہرحال جو دو تین مجھے پتہ لگے ہیں وہ یہی ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ بڑا اچھا ہے۔ ایک تأثر یہ بھی تھا کہ یہ Message جو یورپ کو دیا ہے بڑا Bold Message ہے ہمت والا Message ہے اور اس کی ضرورت بھی تھی۔ جو تین Message تھے کہ اسلامی نقطہ نظر سے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا متحد ہو جائے۔ کرنسی اور فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی دنیا کو ایک ہونا چاہئے۔ اور امیگریشن میں بھی ایسی پالیسیاں بنیں کہ دنیا ایک ہو جائے۔

CNN نے اپنی ویب سائٹ پر یہ تینوں باتیں لکھ کر ساتھ نام لکھ کر اور میری تصویر دے کر اس پر لکھ دیا ہے Quote of the day اتنی اہمیت دی ہے۔ تو باقی تأثرات لوگوں کے اچھے ہی ہیں۔

✿......ایک بچے کے مالی بحران کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:- جو کوششیں ہو رہی ہیں ان میں یہ لوگ کتنے Sincere ہیں اس کو میں نے Capitol Hill امریکہ میں ان کی کانگرس کے لیڈرز کے سامنے جو ایڈریس کیا تھا اس میں ان کو کہا تھا کہ تمہاری جو طاقتوں کی کوششیں ہیں ٹھیک نہیں ہیں۔ اسی طرح تھوڑا سا اشارہ میں نے یورپین پارلیمنٹ میں بھی کیا۔ ان کو بھی میں نے کہا تھا کہ تمہاری کوششیں کیا ہیں۔ تم لوگ صحیح طرح کسی کی مدد نہیں کرتے۔ مجھے بتاؤ اگر تم اپنی کوششوں میں Sincere ہوتے تو امریکہ میں مَیں نے ان کو یہ کہا تھا کہ کوئی ایک غریب ملک مجھے دکھاؤ جس کو تم نے اس کی Economy کو بہتر کرنے کی سنجیدگی سے کوشش کی ہو اور وہ Developed Nation میں تمہارے مقابل پر آ گئی ہو۔ کوششیں اسی طرح کرتے ہیں، عراق میں Development ہو رہی تھی، عراق بڑی ترقی کر رہا تھا تو وہاں بمبارمنٹ کر کے تباہ کر دیا۔ تیل پر قبضہ ہو گیا۔ لبنان اس سے پہلے ترقی کر رہا تھا، بیروت جو تھا پیرس بن رہا تھا ترقی کے لحاظ سے بن جاتا ٹھیک ہے بے حیائی کے لحاظ سے نہ بنتا، تو اس کو تباہ کر دیا اس سے پہلے۔ پھر قاہرہ ترقی کر رہا تھا اس کو بھی تباہ کر دیا۔ جو غریب ملک ترقی کر رہے ہیں ان کو ترقی کرنے نہیں دیتے۔ اسی طرح میں نے ان کو یہ بھی کہا تھا کہ یہ بتاؤ کہ تم لوگ کہتے ہو کہ وہاں کی حکومتیں کرپٹ ہیں ٹھیک ہے حکومتیں بھی کرپٹ ہیں جو صحیح نہیں کرتیں لیکن تم ان حکومتوں کی کرپشن کو دیکھتے ہوئے بھی کہ وہ کرپٹ ہیں پھر بھی ان کی مدد کرتے رہے۔ جب تک تمہاری ڈکٹیشن پر وہ چلتے رہے تمہاری مرضی سے وہ چلتے رہے تم ان کی مدد کرتے رہے جب انہوں نے تمہاری مرضی قبول کرنی بند کر دی تو چھوڑ دیا۔ یہی حال اب Syria شام میں ہو رہا ہے۔ یہ لوگ تو Sincere ہیں ہی نہیں۔ باقی بات وہی ہے جو آپ نے کی ہے کہ جب ایسی باتیں ہوں فساد بھی ہوں تو پھر تباہیاں آیا کرتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان بھی تو اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ تو یہ جو تباہی آئے گی وہ ساری دنیا کے لئے آئے گی۔ اور پھر انشاء اللہ دین کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اور وہ دین کی طرف توجہ جو پیدا ہوگی وہ زمانے کے امام کی اسلام کی صحیح تعلیم ہے اس تعلیم کی طرف توجہ پیدا ہوگی اس لئے آپ واقفین نَو کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ آئندہ جو زمانہ آنے والا ہے اس میں آپ لوگوں نے دنیا کو صحیح گائیڈ کرنا ہے۔

✿......ایران اور شام سے متعلق سوال کے جواب پر فرمایا:- یہ بھی میں Capitol Hill امریکہ میں کانگریس مین کو بیان کر چکا ہوں کہ بلاک بن رہے ہیں۔ پیس (Peace) کے بارے میں ایڈریس کئے ہوئے ہیں وہ پڑھ لو اور یہ بلاک جو بن رہے ہیں اس میں پھر یہی ہوگا کہ جنگ عظیم ہوگی۔ صرف ایران نہیں، ایران سے ابھی کیونکہ وہ دور ہے کچھ گھرا ہوا ہے کچھ اور مسائل ہیں۔ اس لئے ایران سے پہلے Syria پر حملہ کرنا چاہیں گے۔ حملہ بھی کریں گے مسلمان ملکوں کے ذریعے سے۔ ترکی کے ذریعے سے Syria پر حملہ کروائیں گے پھر جنگ شروع ہوگی۔ یہ جنگ پھیلے گی ایران کی طرف آئے گی رشیا اور چین ایران کی سائیڈ لیں گے امریکہ اور یورپ دوسرے ممالک کی سائیڈ لے گا۔ دو بلاک بن جائیں گے۔ جس طرح یہ کہتے ہیں Claim کرتے ہیں کہ ایران کے پاس ایٹم بم ہے اور ایران اس کا انکار کرتا ہے کہ ہمارے پاس ایٹم بم نہیں ہے۔ اگر بالفرض ہے تو پھر وہ جو مر رہا ہو Frustrated ہو یہ نہیں دیکھتا کہ آگے کون ہے اور کون نہیں۔ جو دل میں آتی ہے کر جاتا ہے۔ تو وہی حال ہوگا ان ملکوں کا۔ تو میں اس لئے ان کو کہتا ہوں کہ تم لوگ کچھ عقل کرو۔ کیونکہ پہلے امریکہ ایک تھا جس کے پاس ایٹم بم تھا اس نے جاپان کے اوپر Second World War میں دو ایٹم بم گرائے اور لاکھوں لوگوں کو مار دیا ہے۔ میں نے وہ ہیروشیما کا علاقہ جا کر دیکھا ہے وہاں انہوں نے ایک گھر Preserve کیا ہوا ہے۔ کنکریٹ کا سارا گھر پگھل کر نیچے آیا ہوا ہے۔ وہ اتنی طاقت کا بھی بم نہیں تھا۔ اب ہر چھوٹے ملک کے پاس بھی بم ہے اور ایسے ملکوں کے بھی پاس ہے جن میں عقل بھی نہیں ہے۔ اندازہ کرلو کہ پھر کیا خوناک نتیجہ نکلے گا۔ دنیا اپنے آپ کو خود تباہ کر رہی ہے اس لئے دعا کرو کہ تباہی سے بچ جائیں اور اگر یہ خدانخواستہ ہو گیا تو اس کے بعد جو نیک لوگ ہوں گے وہ بہرحال بچ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

تو یہ چیزیں ہیں اس لئے تم لوگوں سے کہتا ہوں کہ نیکیوں کی طرف آؤ، نمازوں کی طرف آؤ، اللہ سے دل لگاؤ تا کہ نیک لوگ بچ کر پھر دنیا کی اصلاح کا کام کریں۔

✿......ایک واقف نو بچے نے بتایا:- مَیں لندن ایک لڑکے کے ساتھ حضور سے ملنے آیا تھا حضور نے فرمایا تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے گا۔ وہ الحمد للہ مسلمان ہو گیا ہے۔ اس کو دو خوابیں بھی آئی ہیں اب احمدیت کی طرف نہیں آ رہا۔ اس کے لئے دعا کریں۔ وہ خود کہتا ہے اور کوئی اسلام ہے ہی نہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا:- اس سے کہو کہ تم مسلمان کس لئے ہوئے ہو احمدیوں سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے ہو۔ اسلام اگر اور کہیں نہیں ہے تو پھر جس رستے کو دکھایا اس طرف چل پڑے ہو اور آدھے رستے میں آ کر رُک گئے ہو۔ اصل عقلمند تو وہ ہوتا ہے جو اپنی منزل پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ یہ نہیں کہ آدھے راستے میں رُک کر دور سے کہے کہ میں نے دیکھ لیا۔ وہ منزل نظر آ رہی ہے بڑا اچھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اس کو سمجھاؤ کہ عقل تمہیں احمدیت نے دی اب اپنی منزل تک پہنچو۔

حضور انور نے فرمایا بیلجیئم میں ایک دہریہ شخص تھا اس کو خدا پر یقین احمدیوں نے دلوایا۔ جب اس کو Existence of God کا پتہ لگ گیا تو کہنے لگا مَیں اب کسی اور جگہ جاؤں تو اُس سے بہتر ہے کہ مَیں احمدی ہوتا ہوں۔ عقل کا تقاضا یہ ہے اس سے بھی کہو کہ جنہوں نے تمہیں عقل دی اس سے تم پرے ہٹ رہے ہو۔ اس لئے کہ بعض پابندیاں جماعت احمدیہ میں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے قریبی احمدی لوگ ہوں جو اس پر اچھا اثر نہیں ڈالتے ہوں گے۔ لیکن تعلیم اس کو اچھی لگی۔ اِس سے کہو اگر تم باہر جا کر دیکھو گے تو اگر احمدیوں میں 20 فیصد اچھے نہیں ہیں تو باہر جا کر تمہیں 80 فیصد ایسے لوگ نظر آئیں گے جو غلط کام کر رہے ہیں اس لئے احمدیت کی طرف ہی آنا پڑے گا۔ اسلام یہ ہے کہ اس کو پورا مانا جائے۔ اور پورا ماننے کے لئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعودؑ مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہو جانا۔ اس کو جا کر میرا اسلام کہنا۔ تو یہ سلام دور دور سے کہہ دینا ٹھیک نہیں۔ سلام پہنچانا ہے تو قبول کر کے سلام پہنچاؤ۔

واقفین نَو کی یہ کلاس سات بجے تک جاری رہی۔ اس کلاس میں جرمنی کے شمالی علاقہ جات کے بارہ سال سے بڑے 210 واقفین نے شمولیت کی سعادت پائی۔

(باقی آئندہ)